احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 31-مارچ 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

چلد 48-83 نمبر 71 | منگل 2 ذی الحجہ 1418ھ 31 امان 1377ہش 31-مارچ 1998ء

انسان کا بہترین ترکہ

بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد والے عمل کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا۔ وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔

دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھا لے تو اس کی بھوک نہیں جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھالیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق میں ڈالے تو وہ قطرہ اسے ہرگز نہ بچا سکے گا بلکہ باوجود اس قطرہ کے وہ مرے گا۔ حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے جب تک نہ کھالے اور نہ پیوے نہیں بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہیں سکتا۔ دینداری، تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہئے جیسے روٹی اور پانی کو اس حد تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 67)

اپنے بچوں کو شروع ہی سے سچ پر قائم کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کتنے عظیم الشان اور بلند منصوبے ہیں لیکن ان کا آغاز سچ سے ہوتا ہے اور کوئی شخص صالح بھی نہیں بن سکتا جب تک وہ سچا نہ ہو۔ اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر بھی ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔ یہ کام اگر مائیں کرلیں تو باقی مراحل جو ہیں، قوم کے لئے بہت ہی آسان ہو جائیں گے اور ایسے بچے جو سچے ہوں وہ اگر بعد میں لجنہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں یا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں۔ ان سے وہ ہر قسم کا کام لے سکتے ہیں کیونکہ سچ کے بغیر وہ Fibe فائبر میسر نہیں آتا۔ وہ تانا بانا نہیں ملتا جس کے ذریعہ آپ بوجھ ڈال سکتے ہیں یا منصوبے بنا کر ان کو ان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جھوٹی قومیں کمزور ہوتی ہیں ان کے اندر اعلیٰ قدریں برداشت کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوا کرتی لیکن یہ ایک بڑا لمبا تفصیلی مضمون ہے اس کو آپ فی الحال نظرانداز فرمائیں اور یہ یقین رکھیں کہ سچ کے بغیر کسی اعلیٰ قدر کی، کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو بڑے ہو چکے ہیں۔ ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام اور انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتے رہیں کہ

سچائی کی کتنی بڑی قیمت ہے اور اس وقت جماعت کو اور دنیا کو جماعت کی وساطت سے کتنی بڑی ضرورت ہے۔

(از خطبہ 24-نومبر 1989ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ - یکم اپریل 1998ء

9-00 صبح-ترجمہ کلام الٰہی
12-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
2-00 دوپہر-اردو کلاس
7-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

جمعرات 2- اپریل 1998ء

9-00 صبح-ترجمہ کلام الٰہی کلاس
12-00 دوپہر-المائدہ
1-55 دوپہر-اردو کلاس
3-30 سہ پہر-درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ

آئندہ سے خطبہ 5 بجے شام ہو گا احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ برطانیہ میں اتوار (29 مارچ) سے موسم گرما کے اوقات شروع ہو رہے ہیں لہٰذا آئندہ سے خطبہ جمعہ سمیت تمام پروگرام ایک گھنٹہ پہلے ٹیلی کاسٹ ہوا کریں گے۔

خطبہ اب شام 5 بجے ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ اور ترجمہ کلام الٰہی کلاس شام 8 بجے کی بجائے 7 بجے شروع ہو گی۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس ہر منگل اور بدھ کو ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے۔ احباب پہلے سے مطبوعہ پروگراموں کو ایک گھنٹہ پیچھے کرلیں۔

احمدی طالبہ کا اعزاز

○ مکرمہ شازیہ منان صاحبہ طالبہ ایم ایس سی (کیمسٹری) فائنل بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان بنت مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب بھٹہ سابق پرنسپل سیکنڈری سکول ٹمبوڈو (سیرالیون) حال نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی بورے والا کو ان کے سکول، کالج اور یونیورسٹی کے قیام کے دوران میں ان کی غیر نصابی سرگرمیوں میں اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر "سٹار گرلز اینڈ وومن فاؤنڈیشن کراچی نے اپنے آٹھویں بین الاقوامی ایوارڈ برائے سال 1997ء کے لئے کالج اور یونیورسٹی کے معیار کی طالبات میں "سٹار گرل 1997ء" کے ایوارڈ کے لئے منتخب کیا ہے۔

عزیزہ کے حالات زندگی اور اعلیٰ کارکردگی کا مختصر خاکہ مذکورہ فاؤنڈیشن کے شائع ہونے والے کتابچہ "سٹار گرلز اینڈ وومن 1997" میں شامل کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ بیت المہدی کی تعمیر نو کا افتتاح — صفحہ 3
☆ دین حق اور علم آثار قدیمہ — صفحہ 4
☆ چشمہ توحید — صفحہ 5
☆ آنکھوں کے متعلق ہدایات — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

31 امان 1377 ھش — 31 مارچ 1998ء

احمدیہ ٹیلی ویژن سے استفادہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں احمدیہ ٹیلی ویژن جیسی نعمت عطا کر کے اتنا بڑا احسان کیا ہے جس کا شکر ہماری نسلیں بھی ادا کرتی رہیں تو حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اس کا سب سے اہم پروگرام تو حضرت صاحب کا خطبہ ہے جو براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جلسوں سے خطاب' کلام اللہ کی تدریس کی کلاس' ہومیو پیتھی کلاس' اردو کلاس' بچوں سے ملاقات اور دیگر سوال و جواب کے پروگرام اس ٹی وی کی جان ہیں۔

حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ایم ٹی اے پر ہر عمر اور ہر طبقہ کے افراد کے لئے بہترین پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ نوجوانوں' طالب علموں' بچوں' بچیوں' واقفین نو' عورتوں اور کھلاڑیوں' ہنرمندوں سب کے لئے متنوع پروگرام بنائے جائیں جو ظاہری وسائل کی کمی کی وجہ سے ٹیکنیکی اعتبار سے شاید بہت اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں لیکن جس محبت' خلوص' بے نفسی اور بے تکلفی کے ساتھ بنائے اور پیش کئے جاتے ہیں ان کی کوئی نظیر اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔

ایم ٹی اے کے پروگراموں سے باخبر رکھنے کے لئے جماعت کی طرف سے متعدد انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک طریق یہ بھی ہے کہ الفضل میں ایک ہفتہ کے پروگرام پیشگی شائع کر دیتے ہیں اور پھر روزانہ تازہ ترین اہم پروگرام یاددہانی کی غرض سے دوبارہ شائع کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اہم پروگراموں کی اطلاع جماعتوں کو سرکلرز اور دیگر ذرائع مواصلات سے بھی دی جاتی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنے اس ٹیلی ویژن سے بھرپور استفادہ کریں۔ وہ مائدہ جو آسمان سے نازل ہوا ہے اس میں خود بھی شریک ہوں اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی شریک کریں۔

یتیم پروری

حضرت بانی سلسلہ کو اگر کسی کی بیماری کی خبر ملتی تو آپ علاج معالجہ اور تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ بعض دفعہ عورتیں بیمار بچوں کو لے کر چلی آتیں اور حضرت صاحب کئی کئی گھنٹے کھڑے ہو کر ہر ایک کو باری باری دوا بنا کر دیئے جاتے اور آپ کی پیشانی پر کبھی شکن نہ آتی۔ ایک بار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ تو بہت زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے' اس پر حضرت صاحب نے جواباً فرمایا "یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں' یہاں کوئی ہسپتال نہیں' میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں..... کو ان کاموں میں ست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔"

قادیان کا ایک یتیم بچہ سرپرستی نہ ہونے اور عدم تربیت کی وجہ سے وحشیانہ اطوار رکھتا تھا۔ ایک بار شوخی کی کسی حرکت سے اس کا سارا جسم گرم پانی گرنے سے جل گیا۔ حضرت صاحب کو اس کا ایسا صدمہ ہوا جیسا اپنے لخت جگر کے لئے ہوا تھا اور آپ نے اس کے علاج میں اپنے آرام اور روپیہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور فرمایا کرتے کہ اگر یہ اس صدمہ سے بچ گیا تو نیک ہو گا۔ چنانچہ بعد میں آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ثابت ہوا۔ یتیم پروری اور تیمارداری کی یہ بہترین مثال ہے۔

○○○

تخریب و تعمیر

(افتتاحِ جدید بیت المہدی ربوہ کے تاثرات

23- مارچ 1998ء)

دیکھو تصویر کیسی اُبھری ہے
تازہ تعمیر کیسی اُبھری ہے
جو بھیانک سا خواب دیکھا تھا
اس کی تعبیر کیسی اُبھری ہے

گھر خدا کا ہے رحمتوں کے لئے
اس کے فضلوں کی وسعتوں کے لئے
خوبصورت بیوت چیلنج ہیں
خوبصورت عبادتوں کے لئے

ایک زندہ شہید دیکھا ہے
میرزا کا مرید دیکھا ہے
اس کو پایا ہے اسلم☆ و صابر
اس کا عزمِ جدید دیکھا ہے

یار کی راہ میں فنا ہو کر
راہِ حق میں فدا ہو کر
پھر سے خدمت کو لَوٹ آیا ہے
موت سے پنجہ آزما ہو کر

راہِ حق میں جو قوم مرتی ہے
ساری دنیا کو زندہ کرتی ہے
یہ نہیں ہیں کہانیاں قصّے
یہ ظَفر آپ بیتی برتی ہے

☆ برادرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی ربوہ

راجہ نذیر احمد ظفر

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی　　قسط نمبر 3 آخری

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

خدمت و ثواب کی اصل حقیقت

رہا یہ مسئلہ کہ مجھے کام کیوں نہیں دیا فلاں کو کیوں دے دیا۔ (-) دنیا کے کام میں اگر کوئی غیر تعاون کرنے والا ہے تو اس سے عام تعاون لینا چاہئے۔ اور (کلام الٰہی) اس کی تعلیم دے رہا ہے۔ فرمایا (نیکی اور بھلائی کی باتوں میں تعاون کرو) اور دعوت دے رہا ہو غیروں کو کہ اس بات میں تو اکٹھے ہو جاؤ جو ہم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ تو اچھی باتوں میں اگر کوئی کام لیتا ہے کسی غیر سے بھی خواہ اس نے بیعت کی ہو یا نہ کی ہو اس میں قطعاً کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ امیر یا صدر مجھے خدمت سے محروم رکھتا ہے تو سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں تو کوئی لیبر فورس اپنی مادی صورت میں تو نہیں پہنچتی۔ خدا تعالیٰ کے ہاں تو تقویٰ پہنچتا ہے۔ خدا تعالیٰ (-) فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے بلکہ ان قربانیوں کے پیچھے تمہارا جو تقویٰ ہے، تمہاری جو نیتیں تھیں تمہارا جو اخلاص تھا وہ خدا کو پہنچتا ہے۔ تو ایسا شخص جو خدمت کے لئے حاضر ہو اسے دنیا میں خدمت کے ثواب سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ خدمت سے تو محروم کر سکتا ہے لیکن لیبر نہیں ہوگی اس کی خدمت کا جہاں تک ثواب ہے اس سے تو دنیا میں کوئی محروم کر ہی نہیں سکتا۔ جس کی نیت نیک ہے جو پاکیزگی کے ساتھ اپنے آپ کو حاضر کر دیتا ہے اس کو وہیں سے عنداللہ ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے پھر اس کی خدمت استعمال ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ (کلام الٰہی) نے دونوں کو برابر رکھ کر ذکر فرمایا ہے۔ (راہ خدا میں جانیں دینے والوں) کا ذکر کرتے ہوئے ان کی جہاں تعریف کی وہیں (راہ خدا میں جان دینے) کے منتظر لوگوں کو ایک ہی گروہ میں بتایا۔ جو لوگ (راہ خدا میں قربان) ہوئے فرمایا (کہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی مراد کو پہنچ گئے اور بعض وہ ہیں جو منتظر ہیں) خدا کے نیک اور ہمارے بندے جن کا ذکر چل رہا ہے ان کے بارے میں فرمایا ان پیاروں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے جانیں دے دیں اور ایک وہ ہیں جو منتظر بیٹھے ہیں جب ان کو بلایا جائے گا وہ حاضر ہو جائیں گے۔ اور نہیں بلایا جائے گا۔ تب بھی خدا کے نزدیک فہرست ان کی وہی ہے۔ گویا انہوں نے جان دے دی اب بتایئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ثواب میں جان دینے والوں کو نہ دینے والوں کے ساتھ برابر کر دیا۔ اس لئے کہ اس کو پتہ ہے کہ ان کے لئے موقع نہیں آیا۔ جب موقع ملے گا یہ جانیں دے دیں گے۔ اس کے لئے شکوہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اس کو تو یہ کہنا چاہئے کہ اس شخص نے مفت میں مجھے ثواب پہنچا دیا۔ میری نیکی کے باوجود، میرے اخلاص کے باوجود مجھے موقع نہیں دیا تو میرا وقت بھی بچ گیا اور ثواب بھی مل گیا۔ اور یہ مجھے ثواب سے محروم بھی نہ کر سکا اور گناہ گار بھی بن گیا۔ کیونکہ اس کے خیال میں اس نے بدنیتی سے کیا تو کون اچھا رہا دونوں میں سے۔ وہ صاحب اختیار اچھا رہا یا وہ جس کے پاس اختیار نہیں تھا۔ تو دینی نظام میں جہاں ہر چیز کا خدا سے تعلق ہے جو ہر چیز پر نظر رکھتا ہے وہاں کسی کے لئے شکوہ کا سوال ہی کوئی نہیں ہے۔ پس اپنے آپ کو سیدھا رکھیئے۔

ایک نہایت عارفانہ نکتہ

اور ایک آخری بات میں یہ کہوں گا کہ سوسائٹیاں دو طرح کی بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جب آپ دوسروں میں برائیاں دیکھتے ہیں تو تنقید کا رویہ پنپتا ہے اور جب آپ اپنے اندر جھانک کر اپنی برائیوں کو دیکھتے ہیں تو عاجزی پیدا ہوتی ہے انکسار پیدا ہوتا ہے محبت پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کے عیب نہ دیکھیں۔ ان معنوں میں اپنے عیب دیکھیں کہ اپنے اندر ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے اور اگر آپ باہر دیکھنے لگیں گے تو ہمیشہ سوسائٹی میں نفرت اور بدمزگیاں پیدا ہوں گی۔ اگر اپنے پر غور کریں گے کہ ہم کیا ہیں اور اپنی کمزوری دور کریں گے تو اس سے محبت بھی پیدا ہوگی انکساری بھی پیدا ہوگی۔ آئیڈیلز کام کرنے والے پیدا ہو جائیں گے اور آپ کی اصلاح ہونی شروع ہو جائے گی۔ معترض آدمی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اپنا محاسبہ کرنے والا آدمی خود ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص کا یہ رویہ ہو جائے تو سوسائٹی کا ہر فرد اونچے مقام تک ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ اس مضمون کو ہمارے ایک اردو کے شاعر بہادر شاہ ظفر نے بڑی اچھی طرح بیان کیا ہے۔ بچپن میں جب میں ساتویں آٹھویں میں پڑھتا تھا اس وقت میں نے اس کا دیوان پڑھا تھا اس وقت مجھے جو سب سے زیادہ پیارا شعر لگا تھا وہ یہ تھا۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر　　رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جب نظر　　تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

کہ جب تک ہم اپنے حال سے بے خبر تھے ہر طرف عیب نکالنے کا ہمیں بڑا مزہ آرہا تھا فلاں گندہ ہے فلاں میں یہ کیڑے ہیں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے۔ اور جب اپنے حال سے واقف ہوئے تو کوئی برا ہی نہیں رہا صرف ہم ہی برے رہ گئے۔

وصلِ الٰہی کا ذریعہ

پس یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کا بھی صرف یہی رستہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مذہب صرف انسانیت کا سبق نہیں دیتا خدا کو پانے کے لئے یہ انداز فکر ضروری ہے ورنہ خدا کو کبھی نہیں پا سکتے۔ چنانچہ اس کی کئی مثالیں (کلام الٰہی) میں بھی ہیں۔ انجیل میں بھی ہیں حضرت (بانی سلسلہ) کے کلام میں بھی آپ فرماتے ہیں۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم اگر خدا تعالیٰ کا وصل چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو شاید یہی رستہ تمہاری نجات اور وصل الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔ تو اس میں تو نقصان ہی کوئی نہیں ہے۔ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنا۔ اس کا محاسبہ کرنا اور غیروں کو اپنی آنکھ سے بچانا اور محفوظ رکھنا یہ ہے وہ سپرٹ جو (دینی) سپرٹ ہے۔ اس کے برعکس (کلام الٰہی) میں جو ذکر ہے وہ تو پھر دوسرے کو پاٹنا اور چھیلنا زبانوں سے زخمی کرنا۔ اس سے ساری سوسائٹی تباہ ہو جاتی ہے تو اگر کسی کا شکوہ ہے بھی تو اس کو چاہئے کہ مرکز کو لکھے۔ اول تو معافی کی کوشش کرے۔ درگزر کرنا سب سے اچھا کام ہوتا ہے لیکن اگر معاف نہیں کر سکتا تو مرکز کو لکھے۔ مرکز ایکشن لے گا اور درستی کرے گا۔ اگر واقعتاً کوئی کمزوری ہے یا غلطی ہو گئی ہے۔

(مجلس سوال و جواب سڈنی۔ 27۔ ستمبر 1983ء)

○○○

رپورٹ: یوسف سہیل شوق

بیت المہدی ربوہ کی تزئین اور تعمیرِ نو کا افتتاح

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تقریب دعا کی صدارت فرمائی

گلابی ماربل، جدید طرز کی کھڑکیوں دروازوں سے بیت المہدی ربوہ کی سب سے خوبصورت بیت الذکر بن گئی

ربوہ 23 مارچ 1998ء آج شام مغرب کی عبادت کے ساتھ گولبازار کی بیت المہدی کی تزئین اور تعمیر نو کے بعد اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ مغرب محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی جس کے بعد دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔

بیت المہدی میں دو سال قبل بم کا دھماکہ ہونے سے عمارت کو نقصان پہنچا تھا۔ اب اس بیت کی تزئین یوں کی گئی ہے کہ بیت المہدی کو گلابی رنگ کے ماربل سے سجا دیا گیا ہے۔ کھڑکیاں دروازے نئے ڈالے گئے ہیں۔ وضو کرنے کی جگہ اور یورپین سٹائل کی ٹائلٹس نئی تعمیر کی گئی ہیں اور وہاں پر بھی جدید انتظامات کے ساتھ ماربل لگایا گیا ہے۔ اس وجہ سے بلاشبہ یہ ربوہ کی خوبصورت ترین بیت بن گئی ہے۔ تقریب میں اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد نے جوش و خروش اور خوشی و مسرت سے شرکت فرمائی۔

دعائیہ تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں بم دھماکہ میں سب سے زیادہ زخمی ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامل صحتیاب ہونے والے مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی و نائب ناظر مال آمد نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ انہوں نے اس تقریب میں یہ جدت پیدا کی کہ حضرت بانی سلسلہ کا عربی، فارسی اور اردو کلام ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد عزیز صباح الظفر نے اس موقعہ کے لئے لکھی گئی مکرم امین اللہ سالک کی نظم بعنوان "بیت المہدی" ترنم سے سنائی۔

رپورٹ تزئین و تعمیر کمیٹی بعد ازاں مکرم محمد افضل بٹ صاحب نے تزئین و تعمیر کمیٹی کی رپورٹ سنائی انہوں نے بیت المہدی کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ 1952ء میں اس جگہ 12X15 فٹ کا ایک کمرہ آٹے کی چکی کے لئے بنایا گیا تھا۔ بعد ازاں اسی کمرے کو بیت بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اس کے گرد چار دیواری اور پھر برآمدہ بنایا گیا 1973ء میں اس وقت کے صدر محلہ اور صدر عمومی محترم مولانا حکیم خورشید احمد صاحب نے نئی اور پختہ البیت کی تعمیر کا منصوبہ بنایا۔ اس کا سنگ بنیاد حضرت امام جماعت الثالث نے رکھنا تھا مگر حضرت صاحب ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے تو حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور یوں یہ پختہ بیت تعمیر ہوئی۔ اس کی تعمیر میں اخراجات کا بہت بڑا حصہ محترم مولانا حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے اپنی جیب سے ادا کیا۔ بعد ازاں 2 ستمبر 1996ء کو بیت المہدی میں بم کا دھماکہ ہونے سے عمارت کو نقصان پہنچا۔ اگرچہ کئی لوگ شدید زخمی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانیں سلامت رہیں۔ مکرم بٹ صاحب نے کہا کہ صاحب ایمان تخریب میں بھی تعمیر کا پہلو نکال لیتا ہے چنانچہ گولبازار کے تمام اراکین نے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ و تحقیق

دینِ حق اور علمِ آثارِ قدیمہ

مظفر چوہدری

کلام الٰہی علم آثارِ قدیمہ کی تحصیل کی طرف متوجہ بھی کرتا ہے اور اس علم کے بنیادی اصول بھی بیان فرماتا ہے۔

مغرب کا دعویٰ مغربی علماء آثار قدیمہ کا دعویٰ ہے کہ یہ علم یورپ میں ایجاد ہوا۔ ان کے نزدیک سولہویں صدی کے بعض امیر کبیر نوادرات کے شوقین حضرات اس علم کے بانی ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ شوق اہل یورپ کو اس قدر بھایا کہ بہت سے لوگ کھدائیوں اور نوادرات کے حصول میں سرگرم ہو گئے۔ جب بعض لوگوں نے محسوس کیا کہ قدیم آثار کی تحقیق سے بائبل اور دوسری تواریخ کے بیانات کی توثیق یا تردید کی جا سکتی ہے تو انہوں نے اس شوق کو باقاعدہ ایک علم کی شکل دے دی۔ اور آج یہ علم Archiology کے نام سے ایک پوری سائنس کی شکل اختیار کر چکا ہے اور دنیا بھر کے لاکھوں علمائے اثریات قدیم ریکارڈ کی تحقیق و تنصیف اور تدریس میں مشغول ہیں۔

مغرب کا یہ دعویٰ غلط ہے اہل مغرب اس حد تک تو بجا کہتے ہیں کہ ان کے ہاں یہ علم اسی طرح شروع ہوا جس طرح اوپر بیان ہوا ہے لیکن اس علم کے موجد ہونے کا ان کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ ان کے ہاں تو یہ علم ذاتی شوق اور دولت مندوں کی Hobby سے ترقی کر کے یہاں تک پہنچا ہے اور اسی وجہ سے آج تک یورپی علمائے آثار قدیمہ کی ایک بڑی تعداد کھنڈرات اور عجائب گھروں سے نوادرات غائب کرانے میں مگن رہتی ہے لیکن کلام اللہ نے 1400 برس قبل نہ صرف اس مضمون کی طرف توجہ دلائی تھی بلکہ اس کی اصطلاحات، طریقہ ہائے کار اور "فلسفہ اثریات" بھی بیان فرمائے تھے۔

مذہبی علم آثار قدیمہ اللہ تعالیٰ نے علم آثار قدیمہ کی طرف "زمین میں پھرو اور دیکھو" کے حکم کے تحت توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ دیکھو ہم نے مکذبین، منکرین، کافرین، مشرکین اور مجرمین کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

اللہ تعالیٰ گزشتہ اقوام کے تباہ ہونے اور اس تباہی کے عوامل کی بحث کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ کس قوم نے کس رنگ میں الٰہی نظام کی مخالفت کی اور اس پر کس رنگ میں پکڑ آئی۔

دنیاوی علم آثار قدیمہ اور دینی آثار قدیمہ میں فرق موجودہ آرکیالوجی میں جس چیز کا فقدان ہے وہ "فلسفہ آرکیالوجی" ہے فلسفہ تاریخ کی طرح "فلسفہ آثار قدیمہ" مرتب کرنے کی کوئی بڑی کوشش نہیں کی گئی بلکہ آرکیالوجی کو صرف "صحیح تاریخ" مرتب کرنے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ یا پھر علماء Archialogical Anthropology کی طرف راغب ہو گئے ہیں۔

لیکن کلام اللہ آرکیالوجی کو باقاعدہ ایک فلسفہ عطا کرتا ہے اور وہ یہ کہ "گزشتہ اقوام کی تباہی یا زوال کے اسباب کا مطالعہ کر کے موجودہ اقوام یہ سوچیں کہ کس طرح وہ نصیحت حاصل کر کے ان کی طرح کے انجام سے بچ سکتے ہیں۔

علمائے مغرب اس طرف کیوں نہیں آتے لیکن مغربی آرکیالوجسٹ مندرجہ بالا عمل کی طرف زیادہ متوجہ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آرکیالوجی کے فلسفے کو سمجھنے سے ان کو ایک واضح پیغام ملتا ہے اور وہ پیغام یہ ہے کہ انہوں نے اور ان کی قوموں نے جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کا انجام سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ بھی گزشتہ اقوام کی طرح تباہ کئے جائیں گے۔

علماء آثار قدیمہ کلام الٰہی سے استفادہ کیوں نہیں کرتے علمائے آرکیالوجی کا زیادہ تر رجحان بائبل کی طرف ہے اور جدید علماء باوجود اس کے کہ وہ کلام اللہ میں بیان شدہ آرکیالوجیکل بیانات، اصطلاحات اور فلسفے سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ دین حق کی اس عظیم الشان صداقت کی دلیل کی تشہیر نہیں چاہتے کیونکہ یہ ان کے "جملہ" مقاصد کے خلاف ہے۔

فلسفہ اثریات اور فلسفہ تاریخ میں فرق باہم بالکل قریب ہونے کے باوجود "علم اثریات" کے مطالعہ سے حاصل ہونے والے فکری نتائج سوسائٹی کی اخلاقی اور روحانی اقدار اور درست سمت میں ترقی میں فلسفہ تاریخ کی نسبت کہیں زیادہ مفید ہیں۔

روحانی "فلسفہ اثریات" کی ایک مثال اللہ تعالیٰ اقوام کی شان و شوکت پھر ان کے جرائم اور پھر ان کی تباہی کے حالات بیان فرما کر پھر یہ بیان فرماتا ہے:۔

اور ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر (یوں ہی ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔

پھر ہم نے تکلیف کی جگہ سہولت کو بدل دیا یہاں تک کہ جب وہ ترقی کر گئے اور کہنے لگے کہ تکلیفیں اور سکھ تو ہمارے باپ دادوں کو بھی آیا کرتے تھے (اگر ہمیں آئے تو کوئی نئی بات نہیں) پس ہم نے ان کو اچانک (عذاب سے) پکڑ لیا اور وہ سمجھتے نہ تھے (کہ ایسا کیوں ہوا) اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے تو ہم آسمانوں سے اور زمین سے ان کے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا۔ پس ہم نے ان کو ان کے اعمال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کر لیا

..... کیا ان لوگوں کو جو اس کے اصل باشندوں کے بعد زمین کے وارث بنے اس بات نے عقل نہیں دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر بھی عذاب نازل کر سکتے ہیں اور ان کے دلوں پر مہر بھی لگا سکتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہدایت کی باتوں کو سن نہیں سکیں گے۔

یہ ایسی بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم تجھے سنا رہے ہیں اور ان کے پاس ان کے رسول نشان لے کر آئے تھے مگر وہ (اس پر بھی) ایمان نہ لائے کیونکہ وہ ابتدا میں انکار کر چکے تھے۔ اللہ اسی طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگاتا ہے۔

اور ہم نے ان میں سے اکثر کو (اپنے) عہد کا پابند نہیں پایا بلکہ ہم نے یقیناً ان میں سے اکثر کو عہد توڑنے والا ہی پایا ہے۔

دینی اصطلاحات "اثریات" (علم آثار قدیمہ) کے بیان میں کلام اللہ نے اس علم کو ایک مکمل اور بنیادی "لغت اصطلاحات" عطا فرمائی ہے۔ مثلاً جن، انسان، قریہ، نبی، رسول، امہ، قوم، اصحاب، ملتہ، قرن، سنن، سیر الارض، دار۔ دیار، بلد، آل، جند،

پھر عذاب کی مختلف اقسام کو ان کے ذمہ دار جرم کی وجہ سے بیان کر کے مختلف نام دیئے مثلاً۔ رجز، رجس، لعنت، عذاب الیم، عذاب شدید ذلتہ مسکنتہ، مسخ، اس کے علاوہ تباہ شدہ بستیوں کی حالت، ان کے جرائم ، ان کے انجام۔ ان کی اخلاقی و سماجی حالت کے لئے نہایت موزوں الفاظ استعمال کئے جو مرتب کئے جائیں تو آرکیالوجی کی ایک بنیادی لغت تیار ہو جاتی ہے۔

دینی آرکیالوجی کے احیاء کی ضرورت موجودہ زمانے میں حضرت امام جماعت الرابع نے احمدی نوجوانوں کو اس علم کے حصول کی طرف توجہ دلائی تاکہ (دین حق کی) صداقتوں کو دنیا پر آشکار کیا جا سکے۔ اور احمدی نوجوانوں کی کافی تعداد دنیا بھر میں اس علم میں دلچسپی لے رہی ہے اور اس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

جدید ذرائع تعلیم کے ذریعے حاصل کئے گئے علم سے جب مغربی تعصبات سے بالاتر ہو کر ریسرچ کی جائے گی تو [illegible]ین کی تائید میں عظیم الشان صداقتیں ظاہر ہوں گی۔ ساتھ ہی ایک ایسا "فلسفہ اثریات" مرتب ہو گا جس سے گزشتہ اقوام کی تمدنی اور مادی ترقی سے پیدا ہونے والے انحطاط اور زوال کا تجزیہ کر کے یہ ثابت کیا جائے گا کہ تمدنی اور مادی لحاظ سے انتہائی مضبوط اقوام نے جب اپنے دینی اور اخلاقی معیار کو بہتر بنانے کی الٰہی دعوت کو رد کر دیا تو پھر ان کی ہلاکت میں کوئی چیز مانع نہ ہو سکی۔

علم آثار قدیمہ (اثریات) کے اولین ماہر مسلمان تھے اہل مغرب کا یہ دعویٰ بھی بالکل غلط ہے کہ علم اثریات ان کے امراء و علماء کی ایجاد ہے۔ "بامقصد علم اثریات" (یعنی وہ علم اثریات جس کی بنیاد دین حق نے رکھی) پر تو حضور صلی اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی کام شروع ہو چکا تھا۔

حضور صلی اللہ ﷺ نے اپنے سفروں کے دوران تباہ شدہ نافرمان اقوام کے مساکن سے گزرتے ہوئے اپنے صحابہ کو ان قوموں کے انجام کی طرف توجہ دلائی۔ مثلاً غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کے جانشین کلام اللہ میں بیان شدہ اقوام کے مساکن کی تحقیق میں دلچسپی لیتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق کے عہد میں جب حضرموت سے ایک شخص آیا تو حضرت علیؓ نے اس سے قوم عاد کے مسکن اور حضرت ہود علیہ السلام کی قبر کے بارے میں تفصیل سے دریافت فرمایا۔ اور اس شخص نے اپنی تحقیق پیش کی۔

(معجم البلدان زیر لفظ حضرموت۔ احقاف)

کھدائی حضرت عمرؓ کے دور میں جب نہروں اور عمارتوں کے لئے کھدائی کی گئی تو کئی مقامات سے قدیم آثار برآمد ہوئے۔

پہلی باضابطہ آرکیالوجیکل کھدائی حضرت امیر معاویہ کے عہد میں وادی القریٰ میں ہوئی اور وہاں سے بڑی تعداد میں قوم ثمود سے منسوب کنویں تلاش کروائے گئے تاکہ آسمانی بیان کی تصدیق ہو سکے۔

(معجم البلدان زیر لفظ وادی القریٰ)

ہارون الرشید نے اہرام مصر کی کھدائی کروائی یمن کی اسلامی حکومتوں کے زیر انتظام قدیم آثار کی کھدائی ہر دور میں جاری رہی۔

بابل، نینویٰ اور عراق کے دوسرے علاقوں میں کھدائی کے واقعات محفوظ ہیں۔ عرب اسلام سے قبل بھی قدیم آثار کی کھدائی میں بہت دلچسپی لیتے تھے لیکن اسلام کے بعد تو دینی صداقتوں کی تصدیق کے لئے اس ذوق و شوق میں بہت نکھار پیدا ہو گیا۔

کتبات کا مطالعہ اہل مغرب مسلمانوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قدیم کھنڈرات کی کھدائی خزانوں کے لالچ میں کرتے تھے۔ یہ الزام غلط ہے اور علماء نے خالصتاً علمی مقاصد کے لئے ان مقامات و مساکن پر تحقیق کی۔ اور وہ شہادت ہے قدیم کتبات کا مطالعہ۔ دینی تاریخی کتب میں بڑی تعداد میں ایسے کتبات کا ذکر ہے جن کو قدیم عمارتوں پر سے مورخین نے ترجمہ کیا۔

حضرت امیر معاویہ کے دور میں یمن کے ایک قدیم کتبے کا حمیری رسم الخط سے عربی میں ترجمہ کیا گیا اٹھارہویں صدی میں جب ایک انگریز عالم کے ہاتھ یہ کتبہ آیا تو اس نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ دونوں ترجمے بالکل ایک مضمون کے حامل ہیں اور حضرت امیر معاویہ کے عہد میں ہونے والا ترجمہ اپنی فصاحت میں اس لحاظ سے غیر معمولی ہے کہ اسے قدیم حمیری سے عربی میں نظم سے نظم کی صورت میں ترجمہ کیا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ

یتامٰی کی پرورش اور نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے والدین اور عزیز و اقارب کے دلوں میں اپنے بچوں اور اپنے عزیز و اقارب کے بچوں کے لئے خاص محبت اور شفقت ودیعت کی ہے۔ بچوں کی حفاظت کی طبعی ذمہ داری اور محبت اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کے دل میں موجود ہے اور اتنی شدت سے نظر آتی ہے کہ کسی کو توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہر ایک یہ حقیقت جانتا ہے کہ اس کی اولاد ہی اس کی وارث ہے اور وہی اس کے کام آنے والی ہے لیکن اگر ہم میں سے کوئی اس نہج پر سوچنے لگ جاتا ہے کہ اگر میں موجود نہ ہوں یعنی خدانخواستہ موت آجائے یا ایسے مرحلے پر موت آجائے کہ بچے ابھی چھوٹے ہوں تو ان بچوں کی پرورش کس طرح ہوگی تو انسان حیران اور پریشان ہو جاتا ہے اگرچہ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ جو خالق ہے وہ رازق بھی ہے لیکن اس کے باوجود ہم ظاہری اسباب اور ذرائع سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو ان بچوں کے لئے پرورش کا ظاہری سبب بن سکتے ہیں۔

دنیا میں آنے اور رخصت ہونے کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ کوئی بھی موت سے بری نہیں کسی کا مال جائیداد عہدہ ظاہری شان و شوکت بادشاہت اولاد اس کو موت سے بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی اس کا ساتھ اس کا وہ عمل ہی دے گا جو وہ اپنی موت سے قبل کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے آپ کے پاس دولت ہو اور اتنی کثرت سے ہو کہ آپ ان سوچوں میں مبتلا ہوں کہ کہاں خرچ کی جائے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ سب دولت آپ کے لئے فائدہ مند اس وقت تک ثابت ہو سکتی ہے جب تک آپ کھا پی سکتے ہیں یا آپ کو اسے استعمال کرنے کا حق یا طاقت ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں ہی اس کو استعمال کرنے سے روک دیا جائے یعنی آپ بوڑھے ہو جائیں اور دولت کے استعمال کا حق کسی اور کے ہاتھ میں چلا جائے یا ایسی بیماری لگ جائے کہ بے شمار نعمتیں آپ کے لئے ممنوع قرار دی جائیں۔ بہت سے لاکھ پتی اور کروڑ پتی ایسے ہیں کہ وہ میٹھا نہیں کھا سکتے زردہ پلاؤ قورمہ وغیرہ نہیں کھا سکتے قسما قسم کے مشروب پی نہیں سکتے حالانکہ ان کے پاس دولت کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف تصویر کا ایک اور رخ ہے ہمارے ارد گرد بہت سے خاندان موجود ہیں جن بچوں کے والد یا والدہ یا دونوں ہی وفات پا چکے ہیں اور ان کے عزیز و اقارب کی مالی حالت ایسی مستحکم نہیں ہے کہ ایسے رنگ میں مدد کریں کہ وہ مناسب رنگ میں زندگی کی پروان چڑھیں یا ان کو اس طرف توجہ نہیں ہے کہ ان کا ساتھ دیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان بچوں کی کفالت اور مدد کے لئے ان مستحق فیمیلیز کے لئے ایک فنڈ کی بنیاد جنوری 1991ء کو رکھی ہے جس سے اب 391 خاندان استفادہ کر رہے ہیں۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی کے نام میں یکصد یتامٰی لکھا گیا ہے یعنی "ایک سو یتیم" لیکن یہ تعداد یکصد یتامٰی سے بڑھ کر 1034 تک پہنچ چکی ہے لیکن نام کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی ایسا معروف ہو چکا ہے کہ اسی کو قائم رکھا گیا ہے۔

کفالت یتامٰی کے اس کام میں آپ میں سے ہر ایک کو حصہ لینے کی خواہش لازماً پیدا ہوگی اور وہ معلوم کرنا چاہے گا کہ میں بھی کس طرح اس نیک کام کرنے والوں میں شریک ہو سکتا ہوں۔ تو اس کا طریق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ایک عدد خط بنام سیکرٹری صاحب کفالت دارالضیافت ربوہ پاکستان کو ارسال کریں آپ کو مزید تفصیل بھجوا دی جائے گی۔ نیز کفالت یکصد یتامٰی کی طرف سے الفضل میں پوری تفصیل دی جارہی ہے۔ جس کا اختصار یہ ہے کہ آپ اپنی توفیق کے مطابق ایک یتیم کے لئے یا اس سے زیادہ کے لئے ہر ماہ مقامی طور پر اس فنڈ کے نام ادائیگی کر دیں۔ یا کمیٹی کے نام منی آرڈر یا چیک ارسال کر دیں۔ تا آپ کو اس نیکی کے کام میں شرکت کی توفیق مل سکے۔

کمیٹی کفالت یتامٰی کی طرف سے بچوں کی نگہداشت نگرانی اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے نظام کو مضبوط تر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ ان کے پاس گھروں میں پہنچ کر تربیتی امور کا جائزہ لیا جاتا ہے تعلیمی رہنمائی کی جاتی ہے اور شادی وغیرہ معاملات میں ان کا ساتھ دیا جاتا ہے۔

دنیا چند روزہ ہے گر سو سال بھی ہم اس دنیا میں رہیں وہ چند دن ہی نظر آتے ہیں۔ تلخ زندگی کے ایام نیکی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینے سے مٹھاس پیدا کی جاسکتی ہے۔ کمیٹی کے زیر کفالت وہ بچے بھی ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان میں سے وہ بھی ہیں جو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں بعض ایسے بچے ہیں جو معذور ہیں اور ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ وہ بچیاں جو شادی کی عمر میں ہیں اور ان کا بروقت ساتھ دینا کمیٹی کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ دینی تربیت کے لئے ان کے نام الفضل خالد تشحیذ مصباح رسائل جہاں حقیقی ضرورت محسوس ہوتی ہے ان کے نام لگوائے جاتے ہیں۔

کمیٹی ھٰذا کے زیر کفالت خاندان پشاور سے کراچی تک پھیلے ہوئے ہیں صوبہ بلوچستان میں بھی کفالت کا کام ہے آزاد کشمیر میں بھی ان کی کفالت کا کام جاری ہے اور یہ سارا کام عطیات سے چل رہا ہے۔ اگر آپ میں بھی ہمت ہے استطاعت ہے جذبہ ہے اور اپنے بچوں کے ساتھ ان کو بھی شامل کر کے مالی قربانی کر سکتے ہیں تو نیکی کے کاموں میں مسابقت کی روح سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آپ کی اولاد کو آپ کے لئے قرۃ العین یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور وہ بچے جو والد یا والدین کی وفات کی وجہ سے آپ کی مدد کے منتظر اور متلاشی ہیں ان کی خاموشی اور سکون سے نظام میں منسلک ہو کر آپ مدد کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔

تعارف کتب

عبدالستار خان

چشمۂ توحید

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دسمبر 1906ء کے جلسہ سالانہ پر جو خطاب فرمایا تھا وہ بعد میں "چشمہ توحید" کے نام سے شائع کیا گیا۔ یہ "انوار العلوم" نامی سلسلہ کتب کی پہلی جلد میں شامل اشاعت ہے۔

اس خطاب میں حضرت صاحب نے شرک کی باریک در باریک اقسام اور ان سے بچنے کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح شرک کی دو بنیادی قسموں شرک جلی اور شرک خفی کی اصلیت پر روشنی ڈالی ہے۔

شرک اور اس کے استیصال کا آسمانی سلسلہ

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں جو شرک کو پامال کریں اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں۔ (۔) مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنہوں نے شرک کو نہیں چھوڑا۔"

فرمایا:۔ "نبی جو دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے اس کو سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب (کلام الٰہی) سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخش دے گا مگر شرک کو نہیں"

"پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ"

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو ایمان ہو کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔"

شرک جلی اور شرک خفی کی وضاحت

شرک کی دو اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"شرک دو قسم پر مشتمل ہے ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ جو کھلا کھلا شرک ہے جیسے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی، قبر پرستی اور سورج پرستی وغیرہ۔

"زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے یعنی چھپا ہوا شرک۔ ایسا شخص مانتا ہے کہ خدا ایک ہے اور پھر مشرک کا مشرک ہی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کے مرض میں گرفتار ہے۔"

یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے۔ یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے تو میرا اور کوئی چارہ نہیں۔ اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ "ایسے شرک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خدا سے دعائیں کرو اور کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے اس کی سنی جاتی ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔"

"خدا ہم کو پاک کرے۔ ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے"

OOO

غزل

عشق کا آغاز ہونا چاہئے
یعنی اک اعجاز ہونا چاہئے

کون اپنا ہے' پرایا کون ہے؟
اب تو ظاہر "راز" ہونا چاہئے

جیتنا دل کا کوئی مشکل نہیں
دلنشیں انداز ہونا چاہئے

یوں بھری محفل میں باتیں عشق کی
ایسا قصہ راز ہونا چاہئے

جو جتائیں حد سے زیادہ دوستی
ان سے کچھ اعراض ہونا چاہئے

شعر کہنا بات اچھی ہے مگر
اصل کا غمّاز ہونا چاہئے

دل شکن لوگوں کی بستی میں کوئی
ہم نظر' ہم راز ہونا چاہئے

محمد آصف ڈار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظان صحت

آنکھوں کے متعلق عام ہدایات

☆ جذبات اور احساسات سے بھی بینائی پر اثر پڑتا ہے غصے سے مشتعل ہونا۔ زیادہ رنج کرنا۔ بکثرت آنسو بہانا۔ یہ سب باتیں بینائی کے لئے مضر ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

☆ پاؤں کے تلوؤں کو صاف رکھنا۔ ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھوں کو دھونا۔ کھلی ہوا میں پھرنا۔ باغوں اور سبزہ زاروں کی سیر۔ چاندنی راتوں میں نورانی فضا کا لطف اٹھانا بینائی کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ تنگ اور کیل یا اسٹار لگے ہوئے جوتے پہننا نقصان دہ ہے۔ بعض لوگ ایک ہی موزہ کئی کئی دن پہنتے ہیں جس سے وہ بے حد گندا ہو جاتا ہے یہ بھی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔

☆ آنکھوں کی کئی بیماریاں چھوت سے لگ جاتی ہیں ایسے امراض کے مریضوں کا صابن یا تولیہ استعمال نہیں کرنا چاہئے اکثر لوگوں کو ککروں کی بیماری محض چھوت سے لگ جاتی ہے۔

☆ گرد و غبار اور دھوئاں بھی آنکھوں کے دشمن ہیں زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی ہوا سے بھی آنکھوں کو محفوظ رکھنا چاہئے زیادہ چمک دار چیزوں پر نظر جمانا مناسب نہیں۔ تیز دھوپ سے بچاؤ کے لئے بہت ہلکے آسمانی رنگ کی عینک مفید ہے نیلے سبز اور سیاہ رنگ کی چیزوں کی طرف دیکھنے سے آنکھوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

☆ زیادہ دیر تک پڑھنے لکھنے کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا فائدہ مند ہے صبح کے وقت اور رات کو سوتے وقت آنکھوں کو ٹھنڈے پانی کے چھپکے دینے چاہئیں۔ آئی گلاس کی مدد سے آنکھوں کا دھونا زیادہ مفید ہے۔ اسے آپ عام کیمسٹوں کے یہاں سے دو تین آنے میں حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو زور زور سے ملنے کی بجائے اسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹوں سے دھو ڈالو۔ اور ہلکے ہلکے ملو۔ یا آنکھ میں پڑی ہوئی چیز کو آہستہ سے باہر کی طرف پونچھ ڈالو۔

☆ مٹی کے تیل کے لیمپ کے بالکل قریب نہ بیٹھو اور نہ اسے خواب گاہ میں رکھو۔ لیکن اگر رکھنا ہی پڑے تو کھڑکی میں رکھ دینا چاہئے۔

☆ اگر روشنی یکایک کم یا زیادہ ہو جائے یا اندھیرے میں یک دم تیز روشنی ہو جائے۔ تو آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لو۔

☆ ہر گھنٹے کے بعد آنکھوں کو دو تین منٹ آرام دو۔ آنکھوں کو بار بار جھپکانے سے بھی تکان دور ہو جاتی ہے۔

☆ اگر کسی سر سے اونچی چیز کو دیکھنا ہو تو صرف آنکھوں کو اوپر نہ اٹھاؤ۔ بلکہ سر کو بھی ان کے ساتھ حرکت دو۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

دینی غیرت اور حمیت کے پیش نظر اس کی تزئین اور تعمیر نو کا بیڑا اٹھایا۔ ایک انتظامی کمیٹی بنائی گئی جس کے سربراہ محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب صدر محلہ گول بازار بنے دیگر اراکین میں مکرم عبدالسمیع حامی صاحب انچارج اور مکرم آصف محمود قریشی صاحب، محمد افضل بٹ، مکرم حکیم شیخ بشیر احمد صاحب، اور مکرم محمد صادق صاحب شامل تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اور دیگر احباب کی دعاؤں سے اس مشکل کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور تمام اراکین گولبازار کے بے مثال تعاون اور مالی قربانیوں سے یہ بھاری اخراجات پورے ہوئے۔ یوں تو سبھی احباب نے اس خدمت میں حصہ لیا لیکن درج ذیل احباب نے خصوصی تعاون فرمایا۔ مکرم حکیم محمد رفیع صاحب ناصر (ناصر دواخانہ والے) مکرم شیخ جمیل احمد برادر حکیم مولانا خورشید احمد صاحب جنہوں نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے کہنے پر بیت المہدی کا تقریباً سارا ماربل اسلام آباد سے بھجوایا۔ مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر اور مکرم محمود حسین صاحب آرکیٹکٹ، جو اپنے قیمتی وقت سے کچھ حصہ نکال کر لاہور سے یہاں ربوہ بار بار تشریف لاتے رہے۔ مکرم افضل بٹ صاحب نے اس ضمن میں محترم صدر صاحب عمومی کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب کے مفید مشوروں، تجربہ کار رہنمائی اور بزرگانہ شفقت کا شکریہ ادا کیا ان کے ساتھ محترم صدر محلہ صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب کی ہر لحہ کی دعاؤں کے ساتھ معاونت جاری رہی۔ اس وقت بیت میں جو تزئین کی گئی ہے وہ یہ ہے۔ بیت کے فرش سڑک سے پونے دو فٹ اونچے کر دیئے گئے۔ دیواروں اور کھڑکیوں کو جدید خطوط کے مطابق بنایا گیا۔ دیواروں کو ماربل سے لیس کیا گیا۔ صحن کے فرش سفید سیمنٹ اور چپس سے بنائے گئے۔ نئے پنکھے لگائے گئے۔ ٹائلٹس کے لئے بیت کے عقب میں پرانے کمرے گرا کر جدید طرز کی سہولیات میسر کی گئیں اور تمام جگہوں پر ماربل لگایا گیا۔ بڑے گیٹ کے ڈیزائن میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ پہلی شناخت بھی قائم رہے۔ بیرونی دیوار سے ملحق کچی سڑک کو تارکول سے پختہ کروایا گیا۔ اور تمام راستوں کو چپس لگا کر پختہ کر دیا گیا۔ نئے خوبصورت فانوس آویزاں کئے گئے۔ آخر میں انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے وہ دعائیہ کلمات پیش کئے جو حضرت امام جماعت الثالث نے ناروے کی بیت کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائے تھے۔

صدر عمومی صاحب کا خطاب

ان کے بعد مکرم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ آپ نے تمام مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ بیت المہدی کی از سر نو تعمیر، تکمیل اور تزئین ممکن نہ ہوتی اگر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعائیں ہمارے ساتھ نہ ہوتیں۔ ہم ان بابرکت دعاؤں کے ہمیشہ محتاج رہیں گے۔ مکرم کرنل صاحب نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بے حد شکر گزار ہیں آپ نے اہل گولبازار کے ایثار اور قربانی کو قابل رشک قرار دیا۔ اور کہا کہ انہوں نے مالی اعانت کے ساتھ وقت اور اپنی قابلیت کے ہر ہنر کو بے دریغ انداز میں پیش کیا۔ یہ جذبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تربیت اور روحانی عمل کا ایک بے نظیر نمونہ ہے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیت کی تعمیر کے عظیم مقاصد حاصل کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کا خطاب

آخر میں تقریب کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خطاب فرمایا اور کلام الہٰی کے حوالے سے بیوت الذکر کی عظمت و اہمیت کا ذکر فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اہل گولبازار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ خوبصورت بیت الذکر عطا فرمائی ہے۔ آپ نے یہ اہم نصیحت فرمائی کہ بیوت الذکر کی محض ظاہری خوبصورتی کافی نہیں بلکہ عبادت گزاروں کا تقویٰ ہے کہ جو بیوت الذکر کی اصل زینت ہوتا ہے۔ بیوت الذکر تقویٰ کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے نہایت قیمتی اور بابرکت ارشادات بیان فرمائے جن میں بیوت الذکر کے احترام اور ان کی عظمت و اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان ارشادات میں فرمایا کہ جس گاؤں یا شہر میں اللہ کا گھر بنایا جائے وہاں ترقی کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کے قیام میں نیت کا اخلاص شامل ہو اور کوئی نفسانی غرض شامل نہ ہو۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان ارشادات میں فرمایا ہے کہ بیوت الذکر کا ادب ذکر الہٰی ہے۔ اور اس کا بہترین وقت وہ ہے جب عبادت کے وقت امام کے انتظار میں وقت گزارا جائے۔ ایسے وقت ادھر ادھر کی باتوں سے بچنا چاہئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب کے اختتام پر قریباً ساڑھے سات بجے دعا کرائی۔ جس کے بعد عشاء ادا کی گئی اس کے بعد جملہ احباب نے جو بڑے جوش و خروش اور خوشی و مسرت سے تمتماتے چہروں کے ساتھ تقریب میں شامل تھے نہایت والہانہ انداز میں بیت المہدی کی تزئین اور تعمیر نو کو دیکھا۔ جملہ احباب کے چہروں سے مسرت و شادمانی نمایاں تھی اور اللہ کی محبت سے ان کے چہرے گلنار ہو رہے تھے۔

آخر میں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

گیاہے۔

اسی عہد میں مدینہ کے کتبات کا ترجمہ کیا گیا چنانچہ جماء ام خالد نامی پہاڑ پر واقع ایک قبر سے کتبہ اتار کر لایا گیا اور تابعین نے بڑی محنت سے اس کے پڑھنے والوں کا کھوج لگا کر اس کا مطالعہ کیا۔

مکہ کے آثار قدیمہ پر بڑی تفصیل سے کتب میں ذکر ملتا ہے۔ ابن ندیم نے مکہ کے قدیم کتبات کا ذکر کیا ہے۔ ابن ندیم نے الفہرست میں قدیم کتبات اور ان کے رسم الخط پر پورا باب تحریر کیا ہے۔ وہ Cuniform Script مٹی کی الواح کا بھی ذکر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ کتابت کی ابتداء ان مٹی کی الواح پر ہوئی۔ آج کے مغربی محققین اس دریافت کا سہرا اپنے سر باندھتے ہیں۔

طبری بہت سے کتبات کا ذکر کرتا ہے۔

الھمدانی وہ مشہور مسلمان آرکیالوجسٹ ہے جس نے یمن کے آثار قدیمہ کا سروے کیا اور بعض مقامات پر غالباً کھدائی بھی کی۔ انہوں نے "الاکلیل" میں بڑی تفصیل سے یمن کی کھدائیوں کا حال۔ کتبات کا ترجمہ اور کھنڈرات کی تفصیل بیان کی ہے۔

الھمدانی وہ عظیم شخصیت ہے جس نے پہلی مرتبہ قدیم حمیری رسم الخط کی اشکال کے عربی مترادفات درج کئے اور اس کی اس کاوش کے وہ یورپین محققین بھی گواہ ہیں اور مداح ہیں جنہوں نے اس کی مدد سے حمیری کتبات کا مطالعہ کیا۔

المسعودی یہ وہ مسلمان آرکیالوجسٹ ہے جس نے مصر سے ہندوستان تک آرکیالوجکل سروے کر کے محققین کے لئے تحقیق کا سامان فراہم کیا۔

کوثر نیازی "مطالعہ تاریخ" میں لکھتے ہیں۔

"جو کام تحقیق آثار قدیمہ کا انگریز جرمن اور فرانسیسی محققین نے انیسویں صدی میں شروع کیا۔ اسے اس نے تین سو تینتیس ہجری تک قریب قریب اپنے نقطہ عروج تک پہنچا دیا تھا۔"

(مطالعہ تاریخ ص 18 کوثر نیازی بار اول جنگ پبلشرز اپریل 1991ء)

معجم البلدان میں علامہ یاقوت الحموی نے سینکڑوں شہروں کے آثار قدیمہ، مساکن اور کتبات کا ذکر کیا ہے۔

مثلاً عاد و ثمود کے تعین کے سلسلے میں علامہ یاقوت کی تصنیف بڑی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سینکڑوں علماء نے چین سے سپین تک آثار قدیمہ کی تحقیق کی۔ آج یہ سلسلہ آگے بڑھنے کے لئے دین سے محبت رکھنے والوں کا منتظر ہے

OOO

39 کلوگرام وزنی شکر قندی

O ویت نام میں ایک شخص کے باغ میں 39- کلوگرام (86 پاؤنڈ) وزنی شکر قندی اگ آئی ہے جسے دیکھنے کے لئے دور دراز کے دیہات سے سینکڑوں لوگ آرہے ہیں۔ یہ شکر قندی عام بڑی شکر قندی کے وزن سے 10 مرتبہ زیادہ وزنی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور منگل 10- مارچ 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

مکرم خالد منظور بسرا صاحب ڈی سی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی المناک

وفات

○ مکرم خالد منظور بسرا صاحب ڈی، سی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ابن محترم چوہدری منظور حسین بسرا صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ریٹائرڈ) مورخہ 98-3-27 بروز جمعہ سہ پہر تقریباً 5.00 بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ ہومیو ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کے بھائی ہیں۔

C.S.S کا امتحان آپ نے نمایاں نمبروں سے پاس کیا اور C.S.S کے انٹرویو میں ٹاپ کیا۔ اس کے بعد آپ نے L.L.B کا امتحان بھی نمایاں نمبروں سے پاس کرلیا۔ چنانچہ آپ کی ذہانت اور محنت کے اعتراف کے طور پر حکومت برطانیہ نے آپ کو سکالر شپ دیا اور آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن چلے گئے۔

آپ ایک نہایت قابل، محنتی اور دیانتدار افسر تھے پاکستان میں آپ اعلیٰ حکومتی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک سات سالہ بچی اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 98-3-27 شام سوا سات بجے کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 82 سال وفات پاگئے ہیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بعد ظہر بیت المبارک میں جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب اختر سابق مربی انچارج کینیا مشرقی افریقہ نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سردار بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ 98-3-20 کو لاہور میں وفات پا گئیں ہیں۔ اور جنازہ 21 مارچ کو بعد ظہر رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں مربی صاحب ضلع نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کی دادی تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

یوم تحریک جدید 17۔ اپریل 1998ء منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں 1998ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 17۔ اپریل 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔ درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

وقف جدید کا سہ ماہی جائزہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی مکمل ہو رہی ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ 1998ء کے وعدہ جات کے مطابق تدریجی وصولی کو یقینی بنائیں۔ اور کل وعدہ کا ایک چوتھائی حصہ وصول کرکے مرکز کو ارسال کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں اگر کمی نظر آئے تو خصوصی مساعی سے نہ صرف وعدہ جات کو مزید اپ ڈیٹ کریں بلکہ تدریجی وصولی کرکے مرکز کو بھجوا کر صدر مجلس کو اپنی رپورٹ کارکردگی ارسال کریں۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

اعلانات برائے لجنات

○ مقالہ جات دفتر لجنہ پاکستان میں جمع کروانے کی مقررہ تاریخ 16۔ اگست 1998ء ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں۔

دین حق میں عورت کا مقام (2) فضائل کلام الٰہی (3) پہلا پارہ کا لفظی ترجمہ (مقرر کردہ نظارت تعلیم القرآن) پورے سال میں 100% ممبرات کو ذہن نشین کروائیں۔ اس پر عمل درآمد منصوبہ نیچر ٹریننگ کے مطابق کیا جائے۔ (4) سہ ماہی نصاب 100 فی صد ممبرات کو ذہن نشین کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

○ ایران راہ مولا کی جملہ مشکلات کے دور ہونے اور ان کی جلد باعزت رہائی کے لئے احباب جماعت مسلسل دردمندانہ دعائیں کرتے رہیں۔ اسی طرح جملہ طلباء و طالبات کے امتحانات میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

○ عزیز عمران ثناء ابن مکرم میجر (ر) ثناء اللہ صاحب جرمنی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب (وفات یافتہ) لاہور چھاؤنی میں شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

ان سب کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ حال بہاولنگر کو مورخہ 6 مارچ 1998ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "قویم میاں خاں" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اسماعیل خاں صاحب چک نمبر 45 مڑ ضلع شیخوپورہ کا نواسہ اور مکرم غفور احمد ریٹائرڈ ٹیچر سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 45 مڑ ضلع شیخوپورہ حال کیلگری کینیڈا کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے لئے باعمر سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بازیافتہ کپڑے

○ کچھ کپڑے ان سلے ملے ہیں۔ نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ آج تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کرچکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے کہ تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

عشرہ کلام الٰہی

○ یکم اپریل سے دس اپریل 98ء تک ہر جماعت کلام الٰہی کا عشرہ منائے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر منگل بدھ شام 8 بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس آتی ہے۔ اسے سننے کا اہتمام کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ افراد جماعت اس کلاس سے فائدہ اٹھائیں۔ اسی طرح فیملی کلاس ہر گھر میں جاری کی جائے۔ تلاوت کے مقابلے کروائے جائیں اور 5 اپریل اتوار کو کلام الٰہی کے موضوع پر سیمینار کروایا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

مرکز میں قربانی کا انتظام

○ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست عید کے موقعہ پر اپنی طرف سے یا کسی اور بزرگ کی طرف سے مرکز میں دارالضیافت کے ذریعہ قربانی کرانے کے خواہشمند ہوں وہ رقوم بھجواتے ہوئے ملحوظ رکھیں کہ امسال اوسط قیمت حسب ذیل متوقع ہے۔

1۔ بکرا مبلغ تین ہزار روپے۔

2۔ حصہ گائے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے۔

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

نیلامی ملبہ کوارٹر درویشاں

○ مورخہ 98-4-5 کو صبح نو بجے محلہ دارالیمن وسطی میں کوارٹر درویشاں نمبر 2، نمبر 4 کا ملبہ بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ رقم موقعہ پر نقد وصول کی جائے گی۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرمائیں۔ شرائط نیلام دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ فرماویں۔

(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30 مارچ-1998ء
موسم : ہلکی گرمی کا آغاز ہے
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارت کے نئے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے۔ لیکن 12۔ ارکان پارلیمنٹ کی بلیک میلنگ کی زد میں آگئے ہیں۔ آندھرا پردیش کی علاقائی جماعت تیلگو دیشم پارٹی نے پہلے واجپائی کی پریشانی دیکھی۔ پھر اچانک حمایت ان کے پلڑے میں ڈال دی۔ اب اہم وزارتیں مانگ رہے ہیں۔ یہ وزارتیں ایسی ہیں جن کے حصول کے لئے پہلے ہی مخلوط حکومت میں شامل 17 پارٹیوں میں دوڑ لگی ہوئی ہے۔ بی جے پی مسلسل دباؤ میں رہے گی۔ 12 رکنی پارٹی کسی بھی وقت دھوکا دے سکتی ہے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دور مار میزائل بنا رہے ہیں۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک افسر نے انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان بہت جلد 700 میل تک مار کرنے والا غوری میزائل تیار کرے گا۔ جبکہ بھارت اگنی کو جدید بنا رہا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے علاوہ چین، سعودی عرب، ایران، عراق اور دیگر چند ممالک بھی میزائل بنا رہے ہیں۔ روس اور چین کم فاصلے تک مار کرنے والے جدید ترین کم فاصلہ تک مار کرنے والے میزائل بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

ترک حکومت بھی سیاسی داخلی بحران کے نتیجہ میں عدم استحکام کا شکار ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم ملک میں الیکشن کرانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مخلوط حکومت کو پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے داخلی بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ پارلیمنٹ نصف مدت بھی پوری نہیں کر سکی۔

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں کرے گی۔ پاکستان اگر چاہتا ہے کہ مذاکرات کا سلسلہ آگے بڑھے تو اسے کشمیر کا معاملہ ایک طرف رکھ کر تجارت بڑھانے کے لئے بات چیت کرنا ہوگی۔

روسی صدر یلسن نے کہا ہے کہ روس کے باقی یورپ کے ساتھ بہتر تعلقات خطہ کی سیاسی و معاشی ترقی کے لئے نہایت بہتر ثابت ہوں گے۔ ماسکو سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر 3 ملکی یورپی سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "یورپی ٹرائیکا" براعظم کے سیاسی حل مسائل کے حل کے لئے ناگزیر ہے۔ اس سربراہی کانفرنس میں بتایا گیا کہ فرانس جرمنی اور روس میں سیکورٹی کے لئے "ملٹری ٹرانسپورٹ سسٹم" قائم کریں گے۔ وارسا، برلن اور ماسکو کو آپس میں ملانے کے لئے "ملٹری کوریڈور" قائم کریں گے۔ عالمی مبصرین نے تین ملکی یورپی سربراہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس موقعہ پر صدر یلسن کا خطاب امریکہ کے لئے ایک دھمکی تھا۔

ایشیائی بینک پاکستان کو 60 کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔

پی ایل او (فلسطینی تنظیم آزادی) نے فلسطین کو تباہی سے بچانے کے لئے عالمی برادری سے اپیل کردی ہے۔ مشرق وسطی کے سلسلہ میں امریکہ کی افسوسناک خاموشی اور اسرائیل کی یہودی بستیوں کی طرف پیش قدمی فلسطینیوں کا مستقبل تباہ کر رہی ہے۔

اسرائیل کی 7 اسلحہ ساز فیکٹریاں غزہ میں پکڑی گئی ہیں۔

سعودی عرب کے شاہ فہد سویٹ یونین کے 1400 مسلمانوں کے حج کے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

مکۃ المکرمہ کے گورنر شہزادہ ماجد بن عبدالعزیز نے خانہ کعبہ کو آب زمزم سے غسل دیا ہے۔

امام کعبہ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ نواز شریف اسلامی نظام کے لئے ضیاء الحق کا مشن پورا کریں۔ تمام مشکلات کا حل یہی ہے کہ علماء کرام نواز شریف سے تعاون کریں۔

ملکی خبریں

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ایوان صدر کے دروازے اپوزیشن کے لئے بھی کھلے ہیں۔ لیکن اسے ماضی کی طرح سازشوں کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ لاہور ہائی کورٹ کا جج بھٹو نے بنایا اور چیف جسٹس کے منصب پر بے نظیر کے دور میں پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ پریس کو خود احتسابی کا نظام رائج کر کے اخلاقیات تباہ کرنے والی مادر پدر آزادی سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت کے پاس ایک ہزار ایٹم بموں کا مواد موجود ہے۔ اس خطرے کے سدباب کے لئے اقوام عالم کو آگاہ کر دیا ہے تاکہ وہ بھارت کو ایٹمی ہتھیار بنانے سے روکے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ایٹمی ہتھیاروں کو اپنے قومی ایجنڈے میں شامل کیا ہے۔ یہ انتہائی حساس اور خطرناک صورتحال ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بجلی کے معاہدے کرکے بے نظیر نے ملک گروی رکھ دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ ترقی کی رفتار تیز ہو مگر خزانہ خالی پڑا ہے۔ اور دباؤ اتنا شدید ہے کہ سمجھ نہیں آتا کہ کونسا قدم کس طرح رکھا جائے۔ ہم اپوزیشن میں رہے مگر قوم گواہ ہے کہ ہم نے اللہ کے فضل سے اچھے کام کئے۔ انہوں نے کہا ملک انتہائی مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ دہشت گردی رکوانے کے لئے فوج کی تربیت یافتہ فورس بنا رہے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں پولیس سے غلط کام لئے گئے۔ اس لئے پولیس نظام میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومت بزدل ہے۔ میں جیل جانے سے نہیں ڈرتی۔ جدوجہد جاری رکھوں گی۔ نواز شریف مجھ سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ میرے ہاتھ صاف ہیں۔ حکومت گرفتار کر کے دیکھ لے میری طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ ملک تباہ ہو رہا ہے۔ فوراً عبوری حکومت قائم کی جائے۔

102 دہشت گردوں کی فہرست ایک حساس ایجنسی نے حکومت پنجاب کو پیش کردی ہے۔ ان میں سے 59 کا تعلق سنی اور 43 کا تعلق شیعہ سے ہے۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام دہشت گردوں کو 10 محرم الحرام سے قبل گرفتار کرلیا جائے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 212515 رہائش : 212300

جرمن و ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچر، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈراپر اور ڈبیاں بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
213156-771

ھوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گرد و نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے دواخانہ میں نہ آسکتے ہوں تو جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔ آپکا خادم
ناظم اعلیٰ دواخانہ حکیم اکمل خان 429888
رشالسفار مرچوک صادق آباد راولپنڈی

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
• ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی نمبر1 دارالعلوم غربی ربوہ 212855 212755
• ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 W 11 دوکان نمبر1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساونڈ سید پور روڈ راولپنڈی 415845
• ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل منی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا 214338
• ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر44 5889743
• ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024